کرتے ہیں۔ عام قاری کو اس کا پڑھنا اور سمجھنا زیادہ آسان نہیں کیونکہ یہ بامحاورہ معلوماتی اردو ہے۔ جس طرح ڈاکٹر علامہ اقبال نے مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کے متعلق فرمایا تھا کہ ''کاش میری والدہ مجھے اس ''مکتب'' میں داخلہ دلوا دیتی۔ جس میں مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے علم حاصل کیا ہے'بعینہٖ آپ کے علم قرطاس قلم کی رنگینیاں بامحاورہ اور ادب کے چُن چُن کر الفاظ پھولوں کا ایک ایسا گلدستہ ہے جس کی تعریف کم از کم میرا ناتواں قلم نہیں کر سکتا۔ اس کے لئے مولانا ابوالحسن ندویؒ تھانویؒ یا مولانا آزادؒ کا قلم چاہیے۔ جو صحیح حق ادا کرے اور اس پر تبصرہ کرے۔

میری دلی دعا ہے کہ آپ کا دینی علمی ادبی سفر جاری ہو اور ہمیں دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں کیونکہ رمضان شریف جو کہ جشنِ نزول قرآن ہے'اس میں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ والسلام : محتاج دعا اشرف علی عفی عنہ

محترم المقام حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ماہنامہ ''الحق'' موصول ہوا۔ ماشاء اللہ اس میں حضرت والد ماجد صاحب دامت برکاتہمؒ کے بارے میں تعزیتی جاندار اداریہ بقلم مولانا راشد الحق صاحب صاحبزادہ ملاحظہ کیا۔ اللہ تعالیٰ اجر عظیم سے نوازیں۔ اسی طرح آپ صاحبان کی تقریر بھی من وعن محفوظ ہوئی ہے۔ مولانا ابراہیم فانی صاحب کی نظمیں اور بیاد بھی اس میں آئی ہے چونکہ والد صاحبؒ کی پوری زندگی دارالعلوم حقانیہ سے وابستہ تھی اور آخری دم تک دارالعلوم اور حضرت شیخ الحدیثؒ کے خانوادے سے خصوصی تعلق قلبی اور محبت تھی۔ ہم چھوٹے ہیں اب بے سہارا ہیں' لیکن اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ آپ لوگوں کا سایہ ہمارے اوپر قائم ہے۔ امید ہے ہمیں شفقت پدرانہ سے فراموش نہیں کریں گے۔ اللہ کریم آپ کو عمر خضری اور صحت وعافیت سے نوازے اور مادر علمی دارالعلوم حقانیہ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی نصیب کرے۔

آخر میں پھر عرض ہے کہ ہمیں فراموش نہیں فرمائیں گے۔ والسلام : حسین احمد عفی عنہ

ابن شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد فرید صاحبؒ

محترم جناب حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

معزز قارئین کرام کافی عرصہ سے ملکی حالات کو دیکھ کر کچھ لکھنے کو دل چاہ رہا تھا۔ اس لئے کہ پاکستان میں گوناگوں مسائل حکمرانوں اور اپوزیشن جماعتوں کی عوام کے مسائل میں دلچسپی نہ لینے کی وجہ سے حالات روز بروز خراب ہو رہے ہیں۔ اس کی وجوہات تو کئی ہیں' مگر اہم مسئلہ ڈرون حملوں کا ہے۔ آئے روز امریکہ کی طرف سے جو ڈرون حملے ہو رہے ہیں اور اِن ڈرون حملوں میں ہزاروں بے گناہ شہری جان بحق ہو رہے ہیں' اسی کے ردعمل میں پھر ملک بھر میں انتقامی

کاروائیاں جاری ہوتی ہیں۔اور پاکستان بھر میں عدم استحکام کی لہر اٹھتی ہے۔معلوم نہیں کہ کب پاکستانی حکمران اور آرمی امریکی غلامی سے چھٹکارا حاصل کریں گے۔امریکی مطالبات تو روز بروز بڑھتے چلے جارہے ہیں اور پاکستان غلامی کی دلدل میں دھنستا ہی چلا جارہا ہے۔امریکیوں کو افغانستان میں دس سال کے بعد واضح شکست نظر آرہی ہے اور اس کا سارا ملبہ پاکستان اور حقانی صاحب پر ڈالا جارہا ہے کہ جلال الدین حقانی کو حکومت پاکستان کی سپورٹ حاصل ہے یہ مغرب کا مکمل غلط پروپیگنڈہ ہے۔جناب حقانی صاحب تو افغان مجاہدین کے ہمراہ روزِ اول ہی سے افغانستان میں برسرپیکار ہیں نہ ان کو پاکستان کی سپورٹ حاصل ہے اور نہ ہی شمالی وزیرستان ان کی سرگرمیوں کا مرکز ہے۔بھلا اسامہ بن لادن کی شہادت اور دیگر مجاہدین کی آئے روز کی پکڑ دھکڑ کے باوجود حقانی صاحب اور دیگر مجاہدین پاکستان اور آرمی پر کیسے اعتماد کرسکتے ہیں؟ یہ سب اپنی ناکامی کا ملبہ پاکستان اور آرمی پر ڈالنا چاہتے ہیں۔مجاہدین کے رہنما مولانا سراج الدین نے بجا طور پر امریکہ سے اپنے بیان میں کہا ہے کہ ہم افغانستان میں تمہارے خلاف برسرپیکار ہیں' ہمت ہے تو ہمیں محاذ پر شکست دی جائے۔اسی طرح پاکستان میں بھی مختلف مقامات پر آئے روز بم دھماکے ہورہے ہیں۔مگر ان بم حملوں کے بعد جب کسی بھی طالبان تنظیم کی طرف سے ذمہ داری قبول کرنا شاید عجیب سی بات لگتی ہے کیونکہ میں صوبہ سرحد میں اکوڑہ خٹک کا رہائشی ہوں قارئین کرام آپ جانتے ہیں کہ اکوڑہ خٹک میں جامعہ حقانیہ جیسا عظیم ادارہ کام کررہا ہے۔اور میری ۶۲ سالہ زندگی میں کبھی کوئی ایسا واقعہ ظہور پذیر نہیں ہوا جس میں جامعہ حقانیہ کا کوئی طالب علم یا استاد ملوث ہو بلکہ ہمیشہ میں نے دارالعلوم حقانیہ جو کہ اب ایک بین الاقوامی یونیورسٹی بن چکی ہے جس کے طلبہ کی تعداد تقریباً 4000 تک ہے۔مگر اللہ کے فضل وکرم سے آج تک کسی طالبعلم نے غلط حرکت نہیں کی بلکہ عام لوگوں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تلقین کرتے رہے۔تعجب تو اس بات پر ہے کہ پاکستان میں جہاں بھی بم دھماکے یا تخریب کاری ہوتی ہے' تو ذمہ داری طالبان پر ڈال دی جاتی ہے۔میری سمجھ میں آج تک یہ بات نہیں آئی کہ یہ کون سے طالبان ہیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھارت' اسرائیل اور افغانستان کی خفیہ ایجنسیاں ہیں جو امریکن کے ساتھ مل کر اسلام' مدارس اور طالبان کو بدنام کررہے ہیں۔طالبان تو افغانستان میں نیٹو اور امریکہ کے خلاف برسرپیکار ہیں کیونکہ یہی قرآن کا دستور ہے۔کیونکہ اسلام ہمیں کفار کے خلاف جہاد کرنے کی تلقین کرتا ہے اگر امریکی موجودہ یا سابقہ حکمرانوں کی ایما یا معاہدہ پر پاکستان یا افغانستان آئے ہیں اور موجودہ حکومت ان کی پشت پناہی مجبوراً کررہی ہے اور حکمران یہ سمجھتے ہیں کہ یہ معاہدہ ملک کے مفاد میں ہے' مگر پاکستان کے علماء کرام حضرات اور عام پاکستانی مسلمان اس کو جائز اور ٹھیک نہیں سمجھتے کہ یہ سراسر غلط ہے تو پھر پورے پاکستان کے علماء کرام سے میری اپیل ہے کہ پاکستانی مسلمانوں کی رائے معلوم کرنے کیلئے حکومت سے کہہ کر ریفرنڈم کرائیں اور ایک عظیم الشان آل پاکستان علماء کانفرنس منعقد کرائی جائے۔اور امریکی غلامی سے جان چھڑائی جائے اور طالبان و مدارس کو بدنام کرنے کی تمام سازشیں اور پروپیگنڈے ناکام بنائے جائیں۔